بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اشارات

جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کا حالیہ اجلاس ایسے موقع پر منعقد ہوا ہے جبکہ پاکستان ہر پہلو سے اندرونی مفاسد اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ گوناگوں پیچیدہ مسائل سر اٹھائے، رہنمائی کرنے والے دماغوں کے فکروتدبر کو چیلنج کر رہے ہیں۔ جماعت اسلامی جو اسلام کے نظریۂ حق کی داعی ہے، اور معاشرے میں دعوت و اصلاح کا بنیادی کام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی اس ذمہ داری کو بھی محسوس کرتی ہے کہ زندگی کے تمام پیش آمدہ عملی مسائل کا اپنے نظریے کے تحت تجزیہ کر کے اُن کے عملی حل کے لیے رہنمائی بھی دے، ملک کی موجودہ تشویش انگیز صورتِ حالات سے صرفِ نظر کر کے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ پورے نظامِ زندگی میں تغیر کی جدوجہد کرنے والی ایک منظم ترین سیاسی تحریک کی حیثیت سے اس نے اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اس کے امیر اور اس کی مجلس شوریٰ کے ارکان نے مسلسل پانچ روز تک سر جوڑ کر ملکی حالات کے ہر گوشے پر سوچنے کے ٹھنڈے ماحول میں غور کیا، پھر پوری دیانت اور حق اندیشی کے ساتھ مسائل کا تجزیہ کیا اور جمہوری لحاظ سے انتہائی گھٹے ہوئے ماحول میں بھی بے خوفی کے ساتھ جس چیز کو حق جانا حق کہا اور جسے باطل سمجھا باطل قرار دیا۔ یہ اللہ کا خاص فضل و احسان ہے [illegible] اور ہم اس کے شکر گزار ہیں کہ ہمیشہ کی طرح ساری سوچ بچار بحث و استدلال کی نہایت پاکیزہ فضا میں جاری رہی، اور اس سے بھی بڑھ کر اس کی عنایت یہ ہے کہ جملہ قراردادوں اور فیصلوں کو مجلس کا پورا پورا اتفاقِ رائے حاصل رہا اور کسی معاملے میں بھی رائے شماری کی نوبت نہیں آئی۔

مجلس نے جو قراردادیں پاس کی ہیں وہ اس امر کی ایک نمایاں شہادت ہیں کہ جماعت اسلامی کی نگاہ، اس کے وقتی مسائل اور مہمات میں مصروف ہوتے رہنے کے باوجود نہ تو دستور کے مرکزی مسئلے سے ہٹنے پائی ہے، نہ زندگی کے مختلف اصلاح طلب پہلوؤں سے۔ مجلس نے معاملات کو ہمہ گیر نگاہ سے دیکھا ہے

اور جو اہم گتھی بھی اس کے سامنے آئی ہے اسے سلجھانے کے لیے اپنی پیش کردہ آئیڈیالوجی کی روشنی میں فکری رہنمائی دی ہے۔ آج جبکہ ملک کے کچھ سیاسی گروہ بالکل خاموش ہیں، کچھ سطحی باتوں سے آگے نہیں بڑھ رہے اور کچھ مسائل کا حل پیش کرنے کے بجائے اُلٹا لاینحل مسائل پیدا کرنے میں مصروف ہیں، جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ نے اپنے فرض کے تقاضے ٹھیک ٹھیک پورے کر کے اپنے آپ کو ایک امتیازی حیثیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس کی قراردادیں اور اس کے فیصلے خود جماعت کے کارکنوں ہی کے لیے کام کرنے کی پالیسی کے خطوط کو اجاگر نہیں کرتے، بلکہ وہ ملک کے لیڈروں اور عوام دونوں کے لیے مشعلِ راہ ہو سکتے ہیں۔

مجلس کے شرکاء کی نگاہ میں پاکستان کا عین مقصدِ وجود اُس وقت تک خطرے کی زد میں ہے جب تک اس مملکتِ خداداد کے لیے صحیح معنوں میں ایک اسلامی دستور مدون ہو کر نافذ نہیں ہو جاتا۔ کسی ملک کے لیے تعمیر و ترقی کی جدوجہد کا پوری طرح جاری ہونا اور برگ و بار لانا اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ آئینی حیثیت سے یہ طے ہو جائے کہ نظامِ حیات کو کس آئیڈیالوجی پر، کن مقاصد کے لیے اور کس طریقے سے استوار کرنا ہے۔ یہ آئیڈیالوجی اگر اپنی نوعیت کے لحاظ سے برحق بھی ہو، معاشرے کے مزاج کے مطابق بھی بیٹھے، اور رائے عام کی حمایت بھی اپنی پشت پر رکھتی ہو تو اس کے بنائے مملکت قرار پا جانے سے تعمیر و ترقی کی مہم پوری شانِ بارآوری کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ آئیڈیالوجی اگر فی نفسہٖ حق سے منحرف ہوتی ہے، یا معاشرے کے مزاج سے ناسازگار ہوتی ہے، یا رائے عام کی تائید سے محروم ہوتی ہے تو وہ سوائے کشمکش اور تصادم پیدا کرنے کے اور کوئی مفید نتیجہ نہیں دکھا سکتی۔ لیکن جہاں مملکت کی تاسیس کے لیے آئیڈیالوجی کا انتخاب کرنے اور اس پر دستور بنا کر نافذ کرنے میں تعطل اور التوا پیدا ہو جائے وہاں ناگزیر ہے کہ انتشار پیدا ہو اور نت نئے فتنے سر اٹھائیں۔

یہی صورت یہاں درپیش ہے۔ پاکستان اسلامی نظامِ زندگی کے احیاء کے لیے بنا ہے۔ ہمارے معاشرے کا مزاج الحاد اور قوم پرستی کے لیے نہیں، اسلامی آئیڈیالوجی ہی کے لیے سازگار ہے۔ رائے عام کا حال یہ ہے کہ اعتقادی و عملی انحطاط کے باوجود ننانوے فی صدی مسلمان زندگی کی تعمیر کے لیے اسلامی دستور

کے آرزومند ہیں۔ لیکن اسلامی آئیڈیالوجی سے ہمارے اکابر کے فرار نے جو تعطل و التوا کی حالت گذشتہ سات برس میں پیدا کیے رکھی ہے، اور پھر اب حالات کے دباؤ کے تحت دستور سازی کا کام کرتے ہوئے بھی طرح طرح کے جو رخنے دستوری خلا کے میں چھوڑے جا رہے ہیں، ان کی وجہ سے مختلف عناصر کو انتشار پھیلانے کا زریں موقع حاصل ہے۔ بے دلے پن سے کام کرنے اور اسے بار بار ٹلکاتے رکھنے کا یہ قدرتی نتیجہ ہے کہ نہایت مفسدانہ نعروں اور نہایت مہلک فتنوں کو یہاں سر اٹھانے اور پنپنے کی چھوٹ ملی ہے پھر یہ کیسی انوکھی اسلامی مملکت ہے کہ عین اس کی اپنی آغوش میں کمیونزم جیسی اسلام دشمن تحریک کے جراثیم پرورش پاتے ہیں، نشر و اشاعت کے ذرائع سے پھیلائے جاتے ہیں، اور اندر ہی اندر پاکستان کے مقصدِ وجود کے لیے دنیا کا سب سے بڑا خطرہ پروان چڑھ رہا ہے۔ ہمارے ارباب اقتدار اس خطرے کو دیکھتے ہیں؛ اور —اگر مملکت کے لیے نہیں، تو کم سے کم اپنے عہدوں اور مفادوں کے تحفظ کے لیے— اس کا سدباب کرنے کے لیے کبھی کبھی جوش دکھاتے ہیں۔ لیکن وہ اس ملحدانہ آئیڈیالوجی رکھنے والی خونی تحریک کو شکست دینے کے لیے اسلامی آئیڈیالوجی کو مقابلے پر لانے اور اس کے جراثیم کو ختم کرنے کے لیے ایک صحت ور اسلامی معاشرہ تعمیر کرنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ جو تدبیریں سوچ سکتے ہیں وہ بس سیفٹی ایکٹ جیسے قوانین کا استعمال ہے، یا کمیونسٹ پارٹی کو خلافِ قانون قرار دینے کا اقدام ہے۔ حالانکہ دنیا کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ایک تحریک اور دماغ دماغ میں اتری ہوئی کسی فکر کا یہ بہت ہی ناکام توڑ ہے۔ پھر کمیونسٹوں کے مقابلہ کے لیے امریکی ڈالروں اور امریکی سنگینوں پر اعتماد کرنا ایک ایسا فریب نفس ہے جس کا تلخ تجربہ چین میں چیانگ کائشک کی حکومت الف سے ی تک مکمل کر چکی ہے۔ آئیڈیالوجی کا توڑ کوئی آئیڈیالوجی ہی کر سکتی ہے، کسی تحریک کا سر کوئی مثبت تحریک ہی کچل سکتی ہے، اور کسی غلط نظام حیات کی یورش سے معاشرے کو صحیح نظام حیات کا برپا ہو جانا ہی بچا سکتا ہے۔ اسلامی آئیڈیالوجی، اسلامی تحریک اور اسلامی نظام حیات کو پوری قوت کے ساتھ میدان میں لانے کے لیے ہی جلد از جلد اسلامی دستور کا نفاذ ضروری ہے۔ لیکن عجیب ہیں ہمارے وہ بزرگ جو ایک طرف کمیونزم سے گھبراتے ہیں، لیکن دوسری طرف اسلام کے لیے دروازے کھولنے پر بھی تیار نہیں ہوتے۔ یہی چیز اب تک تعطل و التوا کا سبب بنی ہے

اب اگرچہ دستور سازی کسی قدر بہتر رفتار سے ہوئی ہے لیکن دوسری طرف مصیبت یہ ہے کہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ میں اسلامی اور جمہوری لحاظ سے نہایت خطرناک رخنے چھوڑے جا رہے ہیں جن میں سب سے بڑا رخنہ مالیاتی مسودہ ہائے قانون کے سلسلے میں رکھا گیا ہے۔ ان تمام رخنوں کا مجلس نے مکمل جائزہ لیا۔ مجلس کے نزدیک ناگزیر ہے کہ ان کو بند کرانے کی جدوجہد جاری رکھی جائے۔ اسی سلسلے میں قادیانی مسئلہ بھی سامنے آیا جو اپنی نوعیت میں پہاڑ جیسا نمایاں مسئلہ ہے، لیکن ہماری قیادت اور ہماری دستور یہ آنکھیں بند کر کے اس سے بے نیازی کی شان کا افسوسناک مظاہرہ کر رہی ہے۔ قادیانی عملاً مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت بن چکے ہیں اور اس حقیقت کو تسلیم کیے بغیر دستور کی صحیح تدوین ہرگز نہ ہو سکے گی۔ کسی گروہ کو کسی دوسرے گروہ کی گردن پر زبردستی سوار نہیں کرایا جا سکتا۔

پاکستان، خصوصاً اس کے مشرقی بازو میں ایسے فتنے اور ایسے نعرے پورے زور کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جنہیں مجلس شوریٰ نے پاکستان کی سالمیت اور اس کے استحکام کے لیے انتہائی شدید خطرہ قرار دیتے ہوئے حالات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ آج جن پیچیدگیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلم لیگی اقتدار ۹۲ ۔ ا، اندھا دھند گرفتاریوں اور مارشل لا کی دھمکیوں کے چھوٹے ہتھیاروں پر اتر آیا ہے ان کی ذمہ داری بعض واسطوں سے ہو کر خود اسی پر جا عائد ہوتی ہے۔ صوبائی اور لسانی عصبیتوں اور علیحدگی پسندانہ نعروں کی وہ ساری پس بھری فصل جو متحدہ محاذ کی صورت میں مشرقی پاکستان میں اُگ آئی ہے اور دوسرے صوبوں میں بھی کونپلیں نکال رہی ہے، اس کے لیے زمین تیار کرنے، اس کی تخم ریزی کا بہترین موسم پیدا کرنے اور اس کی آبیاری کرنے کی سعادت ایک ایسا سہرا ہے جو مسلم لیگی اقتدار کے سوا اور کسی کے سر بندھ نہیں سکتا۔ اگر ہماری قیادت شروع ہی میں ایک اسلامی دستور بنا کر عوام میں اسلامی فکر و کردار پیدا کرنے کی مہم میں لگ جاتی اور وہ اسلام کے کلمۂ جامعہ کے ذریعے مختلف علاقوں اور مختلف عناصر میں حقیقی اخوت کا جوڑ لگاتی تو آج یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا۔ مجلس شوریٰ نے اس موقع پر پھر یہ انتباہ دیا ہے کہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کو نقصان پہنچانے والے رجحانات کا علاج محض قوت کے استعمال سے نہیں ہو سکتا، اصل تدبیر